ڈاکٹر عبدالرؤف ظفر
انچارج سیرت چیئر' اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور

نیا ہزاریہ اور امت مسلمہ کو پیش آمدہ معاشرتی چیلنجز

ادار المحن اور مسائل کا گھر ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ کا ارشاد ہے:

الذی خلق الموت والحیوۃ لیبلوکم ایکم احسن عملاً (۱)

"وہ ذات جس نے موت اور زندگی کو ایجاد کیا تاکہ تم لوگوں کو آزما کر دیکھے کہ تم میں سے کون عمل کرنے والا ہے۔"

انسان کو پیدائش سے لے کر موت تک انفرادی اور اجتماعی مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے لیکن اللہ تبارک و تعالیٰ کی مدد اور رہنمائی ہی ان مسائل کے حل کا واحد راستہ ہے۔ حضرت آدمؑ کو زمین پر بھیجتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا:

"فاما یاتینکم منی ھدی فمن تبع ھدای فلا خوف علیھم ولا ھم یحزنون (۲)

"پھر جو میری طرف سے کوئی ہدایت تمہارے پاس پہنچے تو جو لوگ میری اس ہدایت کی پیروی کریں گے ان کے لئے کسی خوف اور رنج کا موقع نہ ہوگا"

اسلام ایک مکمل نظام زندگی ہے۔ اس میں زندگی کے ہر معاملے میں رہنمائی ہے۔

قرآن مجید میں ہے:

الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا" (۳)

"آج میں نے تمہارے دین کو تمہارے لئے مکمل کر دیا ہے اور اپنی نعمت تم پر تمام کر دی ہے اور تمہارے لئے اسلام کو تمہارے دین کی حیثیت سے پسند کر لیا ہے۔"

کائنات کی کامیابی صرف اسلام کو اپنانے میں ہے اور اسکو چھوڑنا باعث نقصان ہے۔

قرآن کریم میں ارشاد ہے:

ومن یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منه وهو فی الاخرة من الخسرین (۴)

"اور اسلام کے سوا جو شخص کوئی اور طریقہ اختیار کرنا چاہے اس کا وہ طریقہ ہرگز قبول نہ کیا جائے گا اور آخرت میں وہ ناکام و نامراد رہے گا"

اصل رہنمائی اسلامی تعلیمات ہی سے ملتی ہے۔ آیت مبارکہ ہے:

کیف یھدی اللہ قوما کفروا بعد ایمانھم وشھدوا ان الرسول حق و جاء ھم البینات "(۵)

" یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو ہدایت بخشے جنہوں نے نعمت ایمان پالینے کے بعد پھر کفر اختیار کر لیا حالانکہ وہ خود اس بات پر گواہی دے چکے ہیں کہ یہ رسول حق پر ہے اور انکے پاس روشن نشانیاں بھی آچکی ہیں۔"

اسی طرح فرمایا: اللہ کے ہاں اسلام ہی مقبول نظام زندگی ہے:

ان الدین عند اللہ الاسلام (۶)

"اللہ کے نزدیک دین صرف اسلام ہے"

اللہ تعالیٰ نے اس ضابطہ کو عنایت فرمانے کے ساتھ یہ بھی ارشاد فرمایا کہ اس ضابطہ کو سامنے رکھنے سے زندگی کے تمام مسائل کا حل ہوگا اور زندگی میں مسائل کا پیش آنا لازمی امر ہے۔

" ولنبلونکم بشئی من الخوف والجوع ونقص من الاموال والانفس والثمرات وبشر الصابرین" (۷)

"اور ہم ضرور تمہیں خوف و خطر' فاقہ کشی' جان و مال کے نقصانات اور آمدنیوں کے گھاٹے میں مبتلا کر کے تمہاری آزمائش کریں گے۔ ان حالات میں جو لوگ صبر کریں انہیں خوشخبری دے دو۔"

اور پھر اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کے اسوہ حسنہ کے بارے میں کہ جو تمام چیلنجز کا مقابلہ کر سکتا ہے فرمایا:

لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنہ (۸)

"در حقیقت تم لوگوں کے لئے اللہ کے رسول ﷺ میں ایک بہترین نمونہ ہے"

مسائل کا حل اسوہ حسنہ کی روشنی میں طے کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ جب پیغمبر علیہ الصلوۃ والسلام آئے تب بھی مسائل تھے قرآن حکیم میں ارشاد ربانی ہے:

ظھر الفساد فی البر والبحر بما کسبت ایدی الناس (۹)

"یہ لوگوں کے اپنے ہاتھوں کی کمائی ہے کہ خشکی اور تری میں فساد برپا ہو گیا ہے۔"

مسائل خواہ کسی قسم کے ہوں۔ فساد خواہ کسی نوعیت کا ہو۔ وحی ربانی کے توسط سے ہی ان کا حل ممکن ہے۔ جن لوگوں نے اس کو سامنے نہ رکھا وہ معاشی' معاشرتی' سیاسی اور اخلاقی ہر لحاظ سے پریشان رہے اور ہیں۔ اہل کتاب کے متعلق ارشاد ربانی ہے"

ولو انهم اقاموا التوراة والانجیل وما انزل الیهم من ربهم لاکلوا من فوقهم ومن تحت ارجلهم ۔ (۱۰)

"کاش انہوں نے تورات اور انجیل اور ان دوسری کتابوں کو قائم کیا ہوتا جو ان کے رب کی طرف سے ان کے پاس بھیجی گئی تھیں اگر وہ ایسا کرتے تو ان کیلئے اوپر سے رزق برستا اور نیچے سے ابلتا"

مسلمانوں سے فرمایا گیا:

ولو ان اهل القری امنوا واتقوا لفتحنا علیهم برکات من السماء والارض ولکن کذبوا فاخذ نا هم بما کانوا یکذبون (۱۲)

"اگر ان بستیوں کے لوگ ایمان لاتے اور تقویٰ کی روش اختیار کرتے تو ہم ان پر آسمان اور زمین سے برکتوں کے دروازے کھول دیتے مگر انہوں نے تو جھٹلایا لہذا ہم نے اس برائی کے حساب سے انہیں پکڑ لیا۔"

پیغمبر علیہ الصلوۃ والسلام نے اسلام کے نفاذ سے خوشحالی کی خوشخبری سنائی: حضرت عدی بن حاتم سے روایت ہے کہ میں حضور ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کسی آدمی نے آکر فاقہ کشی کی شکایت کی پھر کوئی آدمی آیا اس نے ڈاکے کی شکایت کی۔ آپؐ نے فرمایا: عدی! کیا آپ نے حیرہ دیکھا ہے؟ میں نے کہا نہیں دیکھا لیکن اس کے بارے میں جانتا ہوں۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا: اگر آپ کی لمبی عمر ہوئی تو آپ دیکھیں گے کہ ایک عورت حیرہ سے چلے گی اور خانہ کعبہ کا طواف کرے گی۔ اللہ کے علاوہ اس کو کسی کا ڈر نہ ہوگا۔ حضرت عدیؓ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے دل میں سوچا کہ قبیلہ طے کے ڈاکو کدھر جائیں گے جنہوں نے فتنہ برپا کر رکھا ہے؟ آپؐ نے یہ بھی اس وقت ارشاد فرمایا اگر آپ کی زندگی لمبی ہوئی تو آپ کسریٰ کے خزانوں کو فتح کریں گے۔ میں نے کہا۔ کسریٰ بن ہرمز آپؐ نے فرمایا کسریٰ بن ہرمز اور آپ کی زندگی اگر لمبی ہوئی تو آپ دیکھیں گے کہ ایک شخص مٹھی بھر سونا لے کر صدقہ و خیرات کے لئے نکلے گا۔ مگر کوئی لینے والا نہ ہوگا۔ حضرت عدیؓ فرماتے ہیں پھر میں نے اس عورت کو دیکھا جس نے خانہ کعبہ کا طواف کیا اور اسے خدا کے علاوہ کسی کا ڈر نہ تھا اور میں ان لوگوں میں شامل ہوں جنہوں نے کسریٰ بن ہرمز کے خزانے تقسیم کئے اور اگر آپ لوگ زندہ رہے تو آپ دیکھیں گے جو پیغمبر علیہ السلام نے مٹھی بھر سونا لیکر نکلنے والے کے بارے میں ارشاد فرمایا (۱۲۔۱) حدیث قدسی ہے:

لو ان عبادی اطاعونی لا سقیتهم المطر باللیل واطلعت علیهم الشمس بالنهار ولم اسمعهم صوت الرعد (۱۲۔۲)

"اگر میرے بندے میری اطاعت کریں تو میں ان کو رات کے وقت بارش پلاؤں اور دن کو ان

پر سورج طلوع کر دوں اور ان کو کڑک کی آواز نہ سناؤں"

مسلم امت کے سامنے اس وقت بے شمار چیلنجز ہیں۔ ان میں معاشرتی' معاشی' سیاسی' اخلاقی اور تعلیمی چیلنجز شامل ہیں۔ میں نے اس مقالے میں معاشرتی چیلنجز کے حوالے سے تین چیلنجز کے متعلق اپنی معروضات پیش کی ہیں :

۱۔ غربت و بے روزگاری ۲۔ جہالت و ناخواندگی ۳۔ اخلاقی انحطاط

غربت امت مسلمہ کے سامنے اہم چیلنج ہے۔ دنیا کے وسائل کا ۸۰ فیصد حصہ ترقی یافتہ ممالک استعمال کر رہے ہیں جبکہ صرف ۲۰ فیصد پسماندہ ممالک استعمال کر رہے ہیں۔ ان ممالک میں آبادی بھی زیادہ ہے۔ پاکستان میں ایک ہزار میں سے ۹۵ بچے اپنی عمر کے پہلے سال مر جاتے ہیں ہر سال ۳۵ لاکھ بچے سکول جانے کی عمر کو پہنچتے ہیں ان میں سے ۵۴ فیصد لڑکوں اور ۳۰ فیصد لڑکیوں کو پہلی جماعت میں داخلہ ملتا ہے اور ان میں سے بھی صرف ۴۵ فیصد بچے پانچویں جماعت تک پہنچتے ہیں۔ ہماری خواندگی کی مجموعی شرح ۳۵ فیصد ہے (۱۳)

ترقی یافتہ ممالک کی تجارتی اور اقتصادی میدان میں اجارہ داری ہے جبکہ ہمارے ملک میں غربت کا دور دورہ ہے۔ ۱۹۹۰ میں تیسری دنیا کی آبادی کا ۲۹ اعشاریہ ۷ فیصد حصہ غربت کی سطح پر زندگی بسر کر رہا تھا۔ ۱۹۸۷ء تا ۱۹۹۱ء کے سروے کے مطابق مندرجہ ذیل اعداد و شمار ہیں :

ملک	فی کس آمدنی (امریکی ڈالرز میں)
سوئٹزرلینڈ	۳۰۲۷۰
امریکہ	۲۱۱۰۰
جاپان	۱۸۲۳۴
پاکستان	۳۷۰
انڈیا	۳۵۰
سوڈان	۳۴۰
ایتھوپیا	۱۲۰ (۱۴)

مندرجہ بالا اعداد و شمار سے ایتھوپیا' پاکستان اور سوڈان میں غربت و افلاس دیگر ترقی یافتہ ممالک کے مقابلے میں صاف ظاہر ہے۔ ترقی یافتہ ملک امیر سے امیر تر اور غریب ممالک سے غریب تر ہوتے جا رہے ہیں۔ کوئی نہ کوئی بہانہ تلاش کر کے ان پر اقتصادی پابندیاں لگا دی جاتی ہیں۔ ان کی اشیاء کو خریدا نہیں جاتا اور اگر خریدا جاتا ہے تو نہایت ہی سستے داموں تاکہ یہ لوگ ترقی نہ کر سکیں۔ اگر کسی قسم

کی کوئی مالی امداد دی جاتی ہے تو قرض کی صورت میں اور اس پر سود کے بوجھ سے مزید ان کی حالت ابتر ہو جاتی ہے۔

پاکستان آئی ایم ایف کا مقروض ہے اور اس پر مستزاد بے جا پابندیاں کہ آئے دن بجلی اور اشیائے صرف کی قیمتوں میں ہوشربا اضافہ کا حکم تاکہ یہ ملک مزید مسائل و مصائب میں گھرا رہے۔

رسول اللہ ﷺ نے قرض مانگنے کو ناپسند کرتے ہوئے فرمایا:

الید العلیا خیر من ید السفلی (۱۵)

"اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے"

ہمیں چاہیے کہ خود انحصاری سے غربت کو ختم کریں چین نے خود انحصاری سے اپنے مسائل کو حل کیا۔ جاپان بھی محنت کر کے ترقی یافتہ ممالک میں شمار ہو گیا ہے۔ غربت پریشانی کا باعث ہے آپؐ نے فرمایا:

کاد الفقر ان یکون کفراً (۱۶۔۱) (۱۶)

"قریب ہے فقر کفر کی طرف لے جائے"

عصر حاضر ملک الموت ہے ترا جس نے
قبض کی روح تری دے کے تجھے فکر معاش

امت مسلمہ کے سامنے بے روزگاری سنگین چیلنج ہے کتنے ہی لوگ اعلیٰ تعلیم حاصل کر کے بے روزگار پھر رہے ہیں۔ ان کو جب کوئی روزگار نہیں ملتا تو پھر تخریب کاری پر اتر آتے ہیں۔ ہر سال ایک یونیورسٹی سے دو تین ہزار نوجوان فارغ ہوتے ہیں۔ اس طرح پورے ملک (۲۷ یونیورسٹیوں) سے تقریباً ۴۰ ہزار سے ۴۵ ہزار تک نوجوان فارغ ہوتے ہیں۔ ان نوجوانوں کے لئے ملک میں کوئی ایسا ادارہ نہیں ہے جو انہیں روزگار مہیا کرے۔ بہت سے پڑھے لکھے لوگوں کے ساتھ ساتھ ان پڑھ اور دیہاتوں کے لوگ بھی بے کار اور بیروزگار ہیں۔ اور جب آدمی فارغ ہو اور اس کی اخلاقی تربیت بھی نہ ہو تو لازمی امر ہے کہ وہ کوئی نہ کوئی مخرب الاخلاق کام کرے گا اس لئے ضروری ہے کہ اس کے لئے کچھ تدابیر کیئے جائیں۔ اس سلسلے میں ضروری ہے کہ اسلامی فلاحی ریاست قائم ہو جہاں لوگوں کو روزگار میسر ہوں اور ان کے مسائل حل ہوں۔

غربت و بے روزگاری جیسے اہم مسائل کا حل آنحضرت کے اسوہ حسنہ کی پیروی میں ہے۔ آپؐ نے ایک فلاحی مملکت کی بنیاد رکھی جس کا مقصد غربت کا خاتمہ تھا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کے فرائض کو بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

هوالذی بعث فی الامیین رسولاً منهم یتلوا علیهم آیته ویزکیهم ویعلمهم الکتاب والحکمة (۱۷)

" وہی ہے جس نے امیوں کے اندر ایک رسول خود انہی میں سے بھیجا جو انہیں اس کی آیات سناتا ہے ان کی زندگی سنوارتا ہے اور ان کو کتاب اور حکمت کی تعلیم دیتا ہے۔"

آپؐ نے لوگوں کا تزکیہ کیا ان کے دلوں میں ہمدردی پیدا کی۔ مسلمان کے دل میں اپنے مسلمان بھائی کی مدد کرنے کا اسلامی تصور دیا۔ مواخات کا نظام رائج کیا۔ اگر کوئی چیز کسی کو اس کی غرض کی وجہ سے دینی پڑ جائے تو اس کو باعزت طریقے سے دینے کے متعلق کہا۔ چنانچہ رسول اللہ نے فرمایا:

من کان له فضل ظهر فلیعد علی من له ظهرله (۱۸)

"جسکے پاس زائد سواری ہو اسے چاہیے کہ اس شخص کو لوٹا دے جس کے پاس سواری نہیں ہے"

گویا یہ تصور دیا کہ زائد سواری دے کر وہ احسان نہیں کر رہا بلکہ اسکی ہی چیز اس کو واپس کر رہا ہے

اسلام نے زکوۃ کو فرض قرار دیا اور اسے ان کے مالوں کا پاک کرنے کا ذریعہ قرار دیا۔ اسی طرح آپؐ نے صدقات کے متعلق فرمایا:

توخذ من اغنیاء هم فترد علی فقراء هم (۱۹)

"صدقات مالداروں سے لئے جاتے ہیں اور ناداروں کو لوٹائے جاتے ہیں"

گویا غنی لوگوں کا مال زکوۃ ادا کر کے پاک ہو جاتا ہے۔

اقبال نے کیا خوب کہا ہے کہ

کرتا ہے دولت کو ہر آلودگی سے پاک و صاف
منعموں کو مال و دولت کا بناتا ہے امین
اس سے بڑھ کر اور کیا فکر و عمل کا انقلاب
بادشاہوں کی نہیں اللہ کی ہے یہ زمین

قرآن میں اللہ تعالیٰ نے یہ وعدہ کیا ہے کہ جو شخص اللہ کی رضا کیلئے صدقہ دے اللہ تعالیٰ اس میں کئی گنا اضافہ کر دیتے ہیں فرمایا: "اللہ کے راستے میں خرچ کرنے والے کی مثال اس شخص کی سی ہے جس نے ایک دانہ بویا اس میں سے سات خوشے نکلے اور اللہ نے ہر خوشے میں سو دانے پیدا کر دیئے"(۲۰) اسی طرح اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "جو لوگ شب و روز خفیہ اور اعلانیہ طور پر اپنے مال خرچ کرتے ہیں ان کے لئے ان کے رب کے ہاں اجر ہے(۲۱) اور اللہ تعالیٰ نے انہی لوگوں کو متقی قرار دیا ہے جو اللہ کی محبت سے اپنے رشتہ داروں، یتیموں، مسکینوں، مسافروں، مانگنے والوں پر خرچ کرتے ہیں اور مشکلات میں پھنے

ہوئے لوگوں کی گردنیں مشکلات سے آزاد کرانے میں دولت صرف کرتے ہیں(۲۲)

اسلام یہ چاہتا ہے کہ مسلم معاشرہ کے لوگ اپنی افرادی قوت کو کام میں لاکر لوگوں کو روزگار کے نئے مواقع فراہم کریں اور پیداوار کے وسائل بڑھانے کیلئے بھرپور جدوجہد کریں۔ قرآن حکیم کی بہت سی آیات میں اس کی ترغیب موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :

وجعلنا لكم فيها معايش (۲۳)

"ہم نے تمہارے لئے اس زمین میں سامان زندگی پیدا کردیا ہے"

اسی طرح اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :

فاذا قضيت الصلوة فانتشروا فى الارض وابتغوا من فضل الله(۲۴)

"جب جمعہ کی نماز ادا کرلو تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل تلاش کرو۔"

اسلام انفرادی ملکیت کی اجازت کے ساتھ ساتھ دولت مندوں کو اپنی ملکیت پر اترانے سے بھی روکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :

وابتغ فيما اتاك الله الدار الاخرة ولا تنس نصيبك من الدنيا واحسن كما احسن الله عليك ولا تبغ الفساد فى الارض (۲۵)

"اللہ تعالیٰ نے جو آپ کو دے رکھا ہے اس میں آخرت کے گھر کی چاہت کر اور دنیا میں جو تیرا حصہ ہے اس کو مت بھول اور جس طرح اللہ نے تجھ پر احسان کیا ہے تو بھی احسان کر اور زمین میں فساد کی چاہت نہ کر"

اسلام نے انسان کو امین قرار دیا ہے۔ ارشاد ربانی ہے :

ان عرضنا الامانة على السمٰوات والارض والجبال فابين ان يحملنها واشفقن منها وحملها الانسان(۲۶)

"ہم نے اپنی امانت کو آسمانوں پر' زمین پر اور پہاڑوں پر پیش کیا لیکن سب نے اس کو اٹھانے سے انکار کردیا اور اس سے ڈر گئے مگر انسان نے اسے اٹھالیا۔ انسان کو ہر معاملے میں دیانتداری کو سامنے رکھنے کا سبق دیا۔"

سود کسی بھی معاشرے کے لئے ایک ناسور ہے۔ اسلام اس کو قطعی حرام قرار دیتا ہے۔ فرمایا گیا:

فان لم تفعلوا فاذنوا بحرب من الله ورسوله (۲۷)

جو سود کی حرمت سے انحراف کرے تو اسے اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کرنے کے لئے تیار ہو جانا چاہیے۔

آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

"سود کے گناہ کے ستر حصے ہیں اور ان کا ہلکا ترین حصہ یہ ہے کہ کوئی شخص اپنی ماں کے ساتھ بدکاری کرے"(۲۸)

یہ احکامات اس لئے ہیں کہ یہ لوگ لالچ اور حرص کی وجہ سے لوگوں کو قرض نہ دیں بلکہ خوش دلی سے اللہ کی رضا کے لئے دیں۔ آنحضرت ﷺ نے اپنے ہاتھ سے کمائی کرنے کی ترغیب دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

مااکل احد طعاما قط خیرا من ان یاکل من عمل یدہ وان نبی اللہ داؤد کان یاکل من عمل یدہ"(۲۹)

"کسی شخص نے اس سے اچھا کھانا نہیں کھایا کہ وہ اپنے ہاتھ سے عمل کر کے کھائے اور اللہ کے نبی حضرت داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھ کے عمل سے کھاتے تھے"۔

آنحضرت ﷺ بے روزگاری اور گداگری کو سخت ناپسند فرماتے تھے۔ چنانچہ ایک دفعہ ایک انصاری مسلمان کو رسول ﷺ نے سوال کرتے دیکھا تو پوچھا کیا تمہارے گھر میں کوئی چیز ہے اس نے کہا ایک معمولی چادر ہے جسے میں اوڑھتا ہوں اور ایک پیالہ ہے جس سے میں پانی پیتا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا دونوں چیزوں کو لے آؤ جب وہ لیکر آیا تو آپؐ نے دو درہم کے بدلے انہیں بیچ دیا اور درہم انصاری کو دیکر فرمایا کہ ایک درہم کا کلہاڑا اور ایک درہم کا کھانا خرید لاؤ۔ جب وہ خرید کر لایا۔ آپؐ نے اسے کہا اس کلہاڑے سے لکڑیاں کاٹو اور انہیں بیچو(۳۰) چنانچہ وہ محنت مزدوری کرنے لگا اور چند دنوں میں خوشحال ہو گیا

اسلام میں محنت اور کوشش کو ضروری قرار دیا گیا ہے۔ ارشاد ربانی ہے:

لیس للانسان الا ما سعی "(۳۱)

"انسان کے لئے وہی کچھ ہے جس کی وہ کوشش کرتا ہے"

ایک حدیث نبوی ہے :الکاسب حبیب اللہ (۳۲)

"ہاتھ سے روزی کمانے والے اللہ کا دوست ہے"

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "طلب کسب الحلال فریضة بعد الفریضة"(۳۳)

"حلال روزی کمانا عبادات کے بعد ایک اہم فریضہ ہے"

مزید فرمایا: "اطلبوا الرزق فی خبائل الارض"(۳۴)

"زمین کی پہنائیوں میں رزق تلاش کرو"۔

حکومت کا فرض ہے کہ غربت اور بے روزگاری کو ختم کرنے کی ہر ممکن کوشش کرے گداگری

کا خاتمہ کرے لوگوں کو روزگار مہیا کرے۔ ان کی تربیت اور اسلامی آداب کی تعلیم کا بندوبست کرے۔ امرأ سے صدقات اور ٹیکس لے کر ان لوگوں کو دیا جائے جو غریب اور بے روزگار ہیں۔

ہماری بے کار زرعی اراضی کو کار آمد بنانے کیلئے ہر ممکن کوشش کی جائے۔ حکومت کی ذمہ داری ہے کہ وہ باقاعدہ منصوبہ بندی کر کے سیلاب کے پانی کو ذخیرہ کرے اور اس سے بجلی بنائے۔ جس سے ضائع ہونے والا پانی کار آمد ہوگا۔ بیروزگاری کا خاتمہ ہوگا۔ نیز ملک تباہی سے بچے گا

تعلیم کے ساتھ ساتھ ہنر مندی بھی سکھائی جائے۔ گورنمنٹ صنعتوں کا اضافہ کرے بچوں' بوڑھوں اور بیوہ عورتوں کو سوشل سیکیورٹی دی جائے یہ سب کچھ ایک باقاعدہ پلاننگ کے تحت کیا جائے۔

گورنمنٹ بلاسود قرض ایسے لوگوں کو دے جو دیانت دار ہوں اور کام کرنے کے قابل ہوں۔ اسی طرح اہل غناء حضرات کو ترغیب دی جائے کہ وہ بھی لوگوں کو بلاسود قرض دیں۔ خاص طور پر اپنے غریب عزیز و اقارب کی مدد کریں تاکہ وہ خود اپنا روزگار کما سکیں۔ حکومت کو چاہیے کہ ذرائع ابلاغ کو استعمال کرتے ہوئے اسلامی لحاظ سے بلاسود قرض کے فوائد لوگوں کو بتائے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :

"من ذا الذنی یقرض الله قرضاً حسناً فیضعفه له اضعافاً کثیرةً (۳۵)

''کون ہے جو اللہ کو قرضہ دے بہترین قرض اللہ اس کو بڑھاتا ہے کئی گنا''

بلاسود بنکاری کا سسٹم رائج کیا جائے۔ قرآن مجید میں فرمایا گیا ہے۔

یمحق الله الربا ویربی الصدقات " (۳۶)

''اللہ تعالیٰ سود کو مٹاتا ہے اور صدقات کو بڑھاتا ہے''

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے :

الذین یاکلون الربوا لا یقومون ا لاکما یقوم الذی یتخبطه الشیطان من المس" (۳۷)

''جو لوگ سود کھاتے ہیں وہ قیامت کو ایسے کھڑے ہوں گے جیسے وہ شخص جس کو شیطان نے چھو کر مخبوط الحواس کر دیا ہو''

رسول اکرم ﷺ نے سود خوروں کو معراج کی رات دیکھا۔ ان کے پیٹ اتنے بڑے بڑے تھے کہ وہ اپنی جگہ سے ادھر ادھر نہیں ہو سکتے تھے" (۳۸)۔

حکومت کے ساتھ افراد بھی کوشش کریں۔ بے روزگار لوگ کام کرنے کی ترغیب کیلئے ہر قسم کی کوشش کریں۔ اس سلسلہ میں چند تجاویز درج ذیل ہیں :

زکوۃ و عشر کے نظام کا نفاذ :

اس وقت پاکستان میں زکوۃ و عشر کا باقاعدہ نظام نافذ ہے۔ تاہم وصولی و تقسیم زکوۃ میں بعض خامیوں 'بد انتظامیوں اور لوگوں کے ذہنی طور پر اس کو قبول نہ کرنے کے باعث اسکے خاطر خواہ نتائج نہیں نکل سکے۔لہٰذا اس بابرکت نظام کو مزید بہتر بنانے کی طرف توجہ دی جائے۔

قرض حسنہ کی سہولت :

قرضوں کو جب تک بلا سود نہیں دیا جائے گا اس کے خاطر خواہ نتائج نہیں نکلیں گے کیونکہ ملک میں کاروباری صورت حال تسلی بخش نہ ہونے اور عام مندے کے باعث کوئی بھی نیا کاروبار اتنا جلدی سیٹ نہیں ہوتا کہ قرض لینے والا آدمی قسطوں کے ساتھ ساتھ پندرہ سولہ فیصد سود بھی ادا کرے۔اس لئے بہت سارے بیروزگار اور محنت کر کے کمانے کے خواہش مند نوجوان بھی ان قرضوں کو لینے میں ہچکچاتے ہیں۔لہٰذا ضروری ہے کہ ان قرضوں کی مقدار چاہے تھوڑی کر دی جائے مگر سود کے بغیر دیئے جائیں۔

ایثار و قربانی اور انفاق کی ترغیب :

بنی نوع انسان خصوصاً دوسرے مسلمان بھائیوں کی ضرورتوں کو اپنی ضرورت پر مقدم رکھنا خود بھوکا رہنا اور دوسروں کو کھلانا۔ خود تکلیف اٹھانا اور دوسروں کو راحت پہنچانا۔اسی طرح اللہ کریم کے عطا کردہ مال و دولت کو ذاتی تعیشات اور فضولیات پر اڑانے یا جوڑ جوڑ کر رکھنے کی بجائے اپنے بھائی بندوں اور معاشرے کے محروم المعیشت اور ضرورتمندوں پر خرچ کرنا کتنی بڑی نیکی اور اخلاقی کمال ہے۔

لہٰذا مخدوش ملکی معاشی صورت حال کے پیش نظر اس امر کی اشد ضرورت ہے کہ اہل ثروت اور مخیّر حضرات کو بڑے موثر' دل نشین میٹھے اور مخلصانہ انداز میں ایثار و انفاق کی ترغیب دی جائے۔اس ترغیب کو ریڈیو' ٹی وی' اخبارات و رسائل اور منبر و محراب کے ذریعے ایک منظم تحریک کی شکل دی جائے تو ان شاء اللہ اس کے خاطر خواہ نتائج نکلیں گے۔

حکمرانوں کا سادہ زندگی کو اپنانا :

اسلام عیش کوشی اور تعیش پسندی کی بجائے تمام معاملات زندگی میں سادگی کو پسند کرتا ہے جس کے دنیا میں نقد بے شمار مالی و معاشی فوائد ہیں۔ پھر نبی اکرم ﷺ اور خلفائے راشدین کے اسوہ میں سے سادگی کی مثالیں موجود ہیں جبکہ تعیش پسندی اور عیش کوشی میں بے شمار معاشی و اخلاقی نقصانات کے باعث اس کو سخت ناپسند قرار دیا گیا ہے۔

وطن عزیز میں ہر سال حکومتی بجٹ کا ایک کثیر حصہ حکمرانوں وزرأ اور مشیران کی فوج ظفر

موج' ممبران پارلیمنٹ اور افسران بالا کی تعیشات اور غیر ضروری اخراجات کی نذر ہو جاتا ہے : جس کے لئے بجٹ خسارہ کو پورا کرنے کے لئے ہر سال قرضہ اٹھانا پڑتا ہے۔ایک رپورٹ کے مطابق صرف ایک صوبائی وزیر یا مشیر کی تنخواہ الاؤنسز' پیٹرول' ٹیلیفون بل وغیرہ پر اٹھنے والے ماہانہ اخراجات ایک لاکھ روپے سے زیادہ پڑتے ہیں۔اس لئے حکمران سادہ زندگی بسر کریں۔

غیر قانونی جاگیروں کی ضبطی :

اہل پاکستان سے یہ امر مخفی نہیں کہ یہاں کے موجودہ بڑے بڑے جاگیرداروں میں سے اکثر کو مسلم قوم کے ساتھ غداری اور انگریز سرکار کے ساتھ وفاداری کے صلے میں یہ جاگیریں اور لاکھوں ایکڑ زمین الاٹ ہوئی۔اس کے علاوہ قیام پاکستان کے بعد بھی چونکہ یہی جاگیردار زیادہ تر حکومت میں رہے اس لئے انہوں نے بندر بانٹ کے ذریعے ہزاروں ایکڑ اراضی ہتھیالی۔پھر مختلف حکمرانوں نے اپنی بقا' اپنے اقتدار کو بچانے' ممبران اسمبلی کو اپنے ساتھ ملائے رکھنے کے لئے سیاسی رشوت کے طور پر جو انہیں بڑے بڑے شہروں میں بڑے بڑے قیمتی پلاٹ دیئے یہ ایک علیحدہ رُلا دینے والی افسوسناک داستان ہے۔ ریاست کی ان زمینوں اور پلاٹ ہتھیانے میں کئی پردہ نشینوں کے نام بھی آتے ہیں اور اس حمام میں حکومت اور اپوزیشن والے سب برہنہ ہیں جس کا ہاتھ بھی پڑا ہے اس نے لوٹنے میں کوئی کمی نہیں چھوڑی۔ اس لئے ضروری ہے کہ ان غیر قانونی جاگیروں کو بحق سرکار ضبط کیا جائے۔(۳۹)

جہالت اور ناخواندگی مسلم امت کے سامنے بہت بڑا چیلنج ہے۔اسلامی ممالک میں جہالت کا Ratio بہت زیادہ ہے۔مذہب اسلام کی ابتدأ ہی پڑھنے کے حکم سے ہوئی۔ پہلی وحی میں ارشاد فرمایا گیا :

اقرأ باسم ربك الذی خلق (۴۰) "اپنے رب کے نام سے پڑھ جس نے پیدا کیا"

اور مزید فرمایا: علم بالقلم (۴۱) "اس نے قلم سے علم سکھا"

اسی طرح یہ ارشاد ہے :

انما یخشی الله من عباده العلمأ (۴۲) "اللہ سے اس کے بندے علما ڈرتے ہیں"

اور رسول اللہؐ نے فرمایا :

طلب العلم فریضة علی کل مسلم (۴۳) "علم کا طلب کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے"

یہ بھی ارشاد نبوی ہے

من خرج فی طلب العلم فهو فی سبیل الله حتی یرجع (۴۴)

"جو کوئی علم کی طلب میں نکلا پس وہ اللہ کی راہ میں ہے یہاں تک کہ وہ لوٹ آئے۔"

اللہ نے اپنے نبی علیہ ﷺ کے متعلق فرمایا :

یعلمهم الکتاب والحکمة (۴۵) "وہ کتاب و حکمت سکھاتے ہیں"

خود رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انما بعث معلما (۴۶)

رسول اللہ ﷺ نے ابتدأ میں مکہ مکرمہ میں حضرت ارقمؓ کے گھر کو ہی مرکز علم بنایا۔ پھر مسجد نبوی کو ایک یونیورسٹی کا درجہ حاصل تھا جس کے ساتھ ایک ہوسٹل تھا جس کے طالب علم اصحابؓ صفہ کے نام سے یاد کئے جاتے ہیں۔ آپؐ نے تعلیم کے ساتھ ساتھ تربیت کا بھی انتظام کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

جو شخص علم حاصل کرنے کیلئے نکلے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کا راستہ آسان فرما دیتے ہیں اور فرشتے اپنے پروں کو طالب علم کی رضامندی کے لئے پھیلا دیتے ہیں۔ اور زمین و آسمان کی تمام چیزیں اس کے لئے دعا کرتی ہیں یہاں تک کہ مچھلیاں بھی سمندر کے پیٹ میں اس کے لئے دعا کرتی ہیں (۴۷)

ذرائع ابلاغ کے ذریعے مسلمان ممالک میں قرآن و حدیث کی رُو سے علم کی اہمیت کو واضح کیا جائے اور بتایا جائے کہ مسلمانوں نے اپنی قدیم تاریخ میں علم کی بنا پر دنیا کی قیادت کی نیز ان میں احساس زیاں پیدا کیا جائے۔ علامہ اقبال نے کہا تھا:

حکومت کا کیا کہنا کہ یہ ایک عارضی شے ہے
کہ نہیں دنیا کے آئین مسلم سے کوئی چارہ
مگر وہ علم کے موتی کتابیں اپنے آبأ کی
جو دیکھیں ان کو یورپ میں تو دل ہوتا ہے سیپارہ

اور بقول ناصرؔ

تجھے کیا بتاؤں ناصر گزری ہوئی کہانی
لوٹا فرنگیوں نے تیرے علم کا خزانہ

☆ صبح سویرے اسمبلی میں طلبأ و طالبات کو علم کی اہمیت پر قرآن کی آیات یا احادیث بتائی جائیں۔ مساجد میں روزانہ علم سے متعلق درس ہو۔ مساجد کو روزانہ پڑھانے کیلئے استعمال کیا جائے۔ کسی مسجد کو خالی نہ چھوڑا جائے۔ مسجد کے عالم اور خادم مسجد کی ڈیوٹی لگائی جائے کہ اس کے پاس محلے کے ہر بچے کی پیدائش اور دس سال تک اس کا پورا ریکارڈ موجود ہو اور بعد ازاں بھی اس کا پتہ لگائے کہ بچہ کیا کرتا ہے۔

☆ سکولوں میں دینی تعلیم کو لازمی قرار دینے کے ساتھ ساتھ اسلامی خطوط پر طلبأ کو تربیت کا انتظام کیا جائے۔

☆ طلبأ کو اس وقت تک ایم۔ اے کی ڈگری نہ دی جائے جب تک وہ ایک مخصوص تعداد میں بچوں

کو پڑھنا لکھنا نہ سکھا دیں۔

☆ بچیوں کی تعلیم کو لازمی قرار دیا جائے۔ اس سے ایک نسل کی اصلاح ہوتی ہے۔

☆ مخلوط تعلیم سے گریز کیا جائے۔

☆ علم کا مقام قوم کے دل میں بٹھایا جائے اور ساتھ ہی معاشرے میں استاد کو بلند مقام دیا جائے۔ اس کو معاشی فکر سے آزاد کیا جائے۔ ایسے لوگوں کو اس شعبے میں نہ آنے دیا جائے جو صرف روزگار کیلئے اس شعبے کو اپناتے ہیں۔

☆ اساتذہ خلوص' محبت اور محنت سے طلبأ کو پڑھائیں اس کو محض ذریعہ روزگار سمجھ کر نہ پڑھائیں۔ بلکہ ان کا تدریس کا رجحان بنائیں۔

☆ پہلی جماعت کے بچوں کے بستے چھوٹے کرائے جائیں۔ لیکن علم کا شوق پیدا کیا جائے۔

☆ تعلیم بالغاں پر توجہ دی جائے۔

دوہرا نظام تعلیم :

☆ امرأ حضرات کو ترغیب دی جائے کہ وہ سکول مفت چلائیں۔

کتب کی قیمت کم کی جائے۔

☆ غریب لوگوں کو تعلیم مفت دی جائے۔

☆ ذہین طلبأ کو ہر قسم کی سہولت مہیا کی جائے۔

☆ ریڈیو اور ٹیلیویژن پر علم کی فضیلت بیان کی جائے اور استاد کے مقام کو اجاگر کیا جائے۔ اس طرح ہماری علمی ترقی کی تاریخ کو لوگوں کے سامنے ڈراموں اور کہانیوں کی صورت میں پیش کیا جائے اور اس کو پیش کرنے والے خود صحیح مسلمان ہوں۔

اخلاقی بے راہ روی امت مسلمہ کے سامنے بہت بڑا چیلنج ہے نئی نسل دن بدن بہت زیادہ اخلاقی گراوٹ کا شکار ہو رہی ہے مغرب کے ذرائع لبلاغ نے ہماری زندگی کے اسلوب کو بری طرح سے متاثر کیا ہے۔

ڈاکٹر مشتاق الرحمان صدیقی فرماتے ہیں :

مغرب کے مواصلاتی سیاروں کے ذریعے ٹی وی نشریات' ہمارے کھانے پینے کے انداز' زبان' تفریحات' تعمیرات اور فنون لطیفہ غرض ہمارے کلچر کی ہر چیز پر اپنے نقوش مرتب کر رہی ہیں۔ مغرب اپنے ذرائع لبلاغ کے ذریعے ایک خاص کلچر کو جینز' ٹی شرٹش' ڈریس سٹائل' ہیئر سٹائل' کاسمیٹکس' پیپسی کولا' کوکا کولا' سیون اپ' فاسٹ فوڈ' کنفیکشنری' ہوٹلنگ' میوزک' ڈسکو' وائلنس اور لاقانونیت کو

فروغ دینے والی موشن پکچرز کے ذریعے اپنے کلچر کو فروغ دینے کی کوشش کر رہا ہے۔ ہمارے اپنے ملک کے سٹیج ڈراموں، ٹی وی، کمرشل اشتہارات، وڈیو گیمز، فلم، ٹی وی ایوارڈ کی تقریبات، پامسٹری، مخلوط مجالس، مخلوط تعلیم، غرض بیشمار صورتوں میں اسی کلچر کی پیروی کی جارہی ہے۔ بعض مغرب زدہ مسلم لوگ یورپی کارخانوں سے پیک شدہ پانی پیتے ہیں۔ مغرب نے ان کے ذہن میں یہ بات بڑھا دی ہے کہ انکے ہاں کا مقامی اور دیسی پانی بھی ان کی صحت کیلئے مضر ہے۔ اسی طرح دیگر عام استعمال کی چیزیں بھی باہر ہی کی پسند کرتے ہیں(۴۸)

جمیلہ نے اپنی کتاب "Islam and Modernism" میں لکھا ہے :

The adoption of western clothing is officially encouranged by every government in Muslim World. Western clothing has become symbolic of "Adcancement " and "Progress" while the indegenous clothing, increasing by confined to the very poor in the rural districts, is cited as synonymous with "backwness" (49)

وہ معاشرے جہاں حیوانی قدریں کارفرما ہوں کبھی بھی مہذب معاشرے نہیں بن سکتے۔ خواہ وہ صنعتی اور دیگر لحاظ سے ترقی یافتہ ہوں۔ سید قطب جدید جاہلی معاشرہ پر تبصرہ کرتے ہوئے اس کے منفی پہلوؤں کو یوں اجاگر کرتے ہیں :

"جدید جاہلی معاشروں میں تو اخلاقی تصور بالکل ہی برباد ہو کر رہا گیا ہے وہ ان تمام قدروں سے خالی ہو چکا ہے جو انسان کو حیوان سے ممتاز کرنے والی ہیں۔ ان معاشروں میں غیر قانونی جنسی روابط حتی کہ خلاف فطرت جنسی تعلقات قائم کرنا بھی کوئی اخلاقی برائی نہیں ان کے یہاں اخلاقی تصور بس اقتصادی اور سیاسی معاملات کے تنگ دائرے میں محدود ہو کر رہ گیا ہے۔ اور سیاسی معاملات میں بھی اس کی جھلک اسی حد تک ہے جس حد تک مصالح حکومت کا تقاضا ہو(۵۰)

موجودہ دور میں ذرائع ابلاغ نے دنیا کے ممالک کو سیکڑ کر بالکل قریب کر دیا ہے۔ الیکٹرانک میڈیا پر مغرب کی اجارہ داری کے باعث اس کے تہذیبی اثرات ملک کے ایوان اقتدار اور کوچہ وبازار سے لے کر افراد کے رویوں تک ہر جگہ مرتب ہو رہے ہیں۔ بلاشبہ مصنوعی قلعہ بندی سہی لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ جس امت کا ایک نظریاتی پس منظر ہے وہ اپنی تہذیب و ثقافت اور اپنے اعصاب کی قوت مزاحمت سے دست کش ہو کر اپنے آپ کو پکے پھل کی طرح ان کی گود میں پھینک دے۔ زندہ معاشرے اپنے تشخص کو معدوم نہیں ہونے دیتے۔

یورپ نے سیکولرائزیشن کے جدید طریقے اپنا کر مسلمان ممالک پر ایک نیا حملہ کیا ہے اور امت مسلمہ اس قدر احساس زیاں سے محروم ہے کہ وہ اپنا سب کچھ اسی سیلاب میں بہائے چلی جا رہی ہے۔ گلی گلی، محلے محلے میں بیوٹی پارلر موسم برسات میں اگنے والی خودرو کھمبیوں کی طرح اگ رہے ہیں ۔سیکس ایجوکیشن کلچر پر آئے دن مباحثے کرائے جا رہے ہیں کہ اسے ملک میں عام کیا جائے۔ عریانی و فحاشی کا کلچر نوجوانوں کو بے راہ اور دین سے دور کرنے کا موثر طریقہ ہے اسی طرح مانع حمل کلچر (خاندانی منصوبہ بندی) کے ذریعے شادی شدہ مسلمانوں کو بے راہ روی پر اکسایا جا رہا ہے۔ اسی طرح ایڈز کلچر، کلچرل شو کلچر، نیشنل فیسٹول کلچر، NGO کلچر، ملبوسات کلچر وغیرہ یہ تمام چیزیں اسلامی ثقافت کو گدلا کرنے کے لئے یورپی میڈیا استعمال کر رہا ہے اور امت مسلمہ اپنے نفع اور نقصان سمجھنے سے عاری ہو کر نئی صدی کے فحش اور تہذیب کش کلچر کو اپنے اندر فروغ دے رہی ہے۔

عصر جدید میں امت مسلمہ کو جو چیلنجز درپیش ہیں۔ ان میں سے ایک مادیت بھی ہے۔ مادیت پرستی اس دور کا سب سے منظم اور طاقتور فلسفہ ہے اور جو لوگ مادیت پرستی کا شکار ہیں ان میں احساس کمتری بھی پایا جاتا ہے اس بات پر انہیں کچھ فخر بھی نہیں ہے بلکہ ان کو شرمندگی سی محسوس ہوتی ہے کیونکہ وہ دولت، ہوس، حرص اور نفس پرستی کے اسیر ہیں۔

ہم جب بنظرِ عمیق غور و فکر کریں تو ہمیں تعلیمی استیلأ اور فن و ثقافت کے نام پر ناچ، رنگ اور لعو و لعب کا امڈتا ہوا سیلاب نظر آتا ہے۔ کسی بھی اسلامی ملک کا پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا اس سے خالی نہیں ہے۔ بلکہ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ میڈیا صرف اور صرف اس جدید تہذیب اور ناچ گانے کا نام ہی رہ گیا ہے اور سوائے اس کے اس کا کوئی مصرف نہیں کسی نہ کسی طرح حیاباختہ اور حیاسوز مناظر معاشرہ میں عام ہوں اور ہر طرح کا شعور رکھنے والی آنکھ جس طرف بھی دیکھے اسے یہی راگ والاپ کی محفلیں سجی ملیں اور اسے کبھی اپنے ماضی کی طرف جھانکنے کی فرصت نہ ملے اور اپنی تباہی کا سامان اپنے ہاتھوں تیار کرے۔ اپنے تشخص کو کھو دے۔

علامہ اقبال نے فرمایا تھا:

اے ہستی از ذوق و شوق و سوز و درد
می شناسی عصر ما باما چہ کردن
عصر ما مارا زما بیگانہ کرد
از جمال مصطفیٰ بیگانہ کرد

اخلاقی بے راہ روی صرف ہماری ثقافت اور تعلیمی میدان میں نہیں پائی جاتی بلکہ بقائے باہمی کے

اصول کی دھجیاں یورپ جس قدر مسلمان کے ساتھ معاملہ کرتے ہوئے بکھیر رہا ہے اس کی جھلک ہر طرف نظر آتی ہے۔ نفس پرستی‘ ظلم‘ اقرباپروری‘ رشوت‘ بد عنوانی اپنے فرائض سے غفلت‘ خوشامد جیسے ناسور ہمارے جسم میں پیدا ہوگئے ہیں کہ جن کا تریاق ایٹمی توانائی نہیں بلکہ قرآن حکیم اور سنت رسولؐ سے رہنمائی سے ہی ممکن ہے مگر ہمیں اس طرف نظر بھر کر دیکھنے کی زحمت بھی گوارا نہیں کیونکہ لچر ڈرامے‘ زرد صحافت اور زرق و برق لباس کی چکاچوند‘ چمک دمک سے خیرہ آنکھیں بصارت و بصیرت سے محروم ہیں۔ معاشی طور پر ایک دوسرے کا مال کھانا‘ ڈاکے ڈالنا‘ مسلمان کی عزت و آبرو کو تاراج کرنا ہماری فطرت ثانیہ بن چکا ہے۔ یہ سبق ہم نے اس جدید میڈیا سے سیکھا ہے جس کے ہم دلدادہ ہیں اور اس پر جدید تعلیم نے تصدیق کی مہر ثبت کردی کہ یہ کارہائے نمایاں دنیا کی معزز اور ترقی یافتہ ملکوں کی صف میں کھڑا کرنے کے لئے لابدی ہیں۔

ان تمام چیزوں کا مقابلہ ہم صرف اسلامی تہذیب و تمدن کو اس کی اپنی اصل شکل میں اپنا کر کرسکتے ہیں‘ ورنہ مغربی تہذیب ہمیں اپنے جال میں پھانس لے گی۔ ہمیں اس دائمی اصول کو پیش نظر رکھنا ہوگا جس قوت نے دور اول میں مسلمانوں کو غالب تہذیبوں کے مقابلے میں سربلند کیا۔ وہی اس امت کو نہ صرف مغربی غلبے سے محفوظ رکھے گی بلکہ دنیا بھر کو متاثر کرے گی۔ یہ قوت قرآن حکیم اور سنت رسول پر عمل ہے۔ ارشاد ربانی ہے :

وانتم الاعلون ان کنتم مومنین (۵۱) ”تم ہی غالب ہو اگر تم مومن ہو“

حوالہ جات

۱۔ قرآن مجید‘ الملک‘ ۲ ۲۔ البقرۃ‘ ۳۸ ۳۔ المائدہ‘ ۳
۴۔ آل عمران‘ ۸۵ ۵۔ آل عمران‘ ۸۶ ۶۔ آل عمران‘ ۱۹
۷۔ البقرۃ‘ ۱۵۵ ۸۔ الاحزاب‘ ۲۱ ۹۔ الروم‘ ۴۱
۱۰۔ المائدہ‘ ۶۶ ۱۱۔ الاعراف‘ ۹۴
۱۲۔۱ مسلم‘ کتاب الایمان‘ مسند احمد ۵‘ ۲۶۰‘ بخاری‘ الجامع الصحیح‘ ۱ ۵۰۴‘ ۵۰۸
۱۲۔۲ ابن الجوزی‘ العلل المتناھیہ‘ ۲‘ ۳۰۶
۱۳۔ مقالات سیرت‘ وزارت مذہبی امور‘ اسلام آباد‘ ۱۹۹۵ اور ۵۶
۱۴۔ The States man year book (1992-93), edited by Brian Hunnter, the Macmillan Press London, 1992

۱۵۔ بخاری الجامع الصحیح کتاب الزکوۃ باب لا صدقۃ الا عن ظھر غنی (اصح المطابع کراچی طبع ثانی ۱۹۶۱) ۱۹۲۔
۱۶۔ علاؤالدین المتقی الہندی کنزل العمال ۶ ۴۹۲ حدیث نمبر ۱۶۶۸۲
۱۷۔ الجمعۃ ۲ ۱۸۔ المحلی ابن حزم متعلقہ ابواب
۱۹۔ صحیح بخاری ۱ ۲۰۲ ۲۰۔ البقرہ ۲۶۱
۲۱۔ البقرہ ۲۷۴ ۲۲۔ البقرہ ۱۷۷
۲۳۔ الاعراف ۱۰ ۲۴۔ جمعہ ۱۰
۲۵۔ القصص ۷۷ ۲۶۔ الاحزاب ۲۷ ۲۷۔ البقرہ ۲۷۹
۲۸۔ محمد بن عبداللہ الخطیب التبریزی مشکوۃ المصابیح (دارالفکر بیروت طبع اولی ۱۹۹۱ ۲ ۱۴۲ حدیث نمبر ۲۸۲۶
۲۹۔ المتقی الہندی کنزالعمال ۴ ۸ حدیث نمبر ۹۲۲۲ (موسسۃ الرسالۃ بیروت ۱۹۸۰)
۳۰۔ مشکوۃ ۱۶۲ کتاب الزکوۃ باب من لاتحل لہ المسئلۃ۔
۳۱۔ النجم ۳۹ ۳۲۔ کتب حدیث۔
۳۳۔ المتقی الہندی کنزالعمال ۴ ۹ حدیث نمبر ۹۲۳۱
۳۴۔ المتقی الہندی کنزالعمال ۴ ۲۱ حدیث نمبر ۹۳۰۲
۳۵۔ البقرہ ۲۴۵ ۳۶۔ البقرہ ۲۷۶
۳۷۔ البقرہ ۲۷۵
۳۸۔ صفی الرحمان مبارکپوری (مکتبہ السلفیہ لاہور ۱۹۹۴ء) الرحیق المختوم ۲۴۱۔
۳۹۔ حافظ محمد سعد اللہ بنیادی ضروریات زندگی اور اسلام (اقبال پبلشنگ کمپنی لاہور ۱۹۹۹) ۳۷۴۔۳۸۵ (خلاصہ)
۴۰۔ العلق ۱۔ ۴۱۔ العلق ۴ ۴۲۔ الفاطر ۲۸
۴۳۔ السیوطی الجامع الصغیر (المکتبہ الاسلامیہ سمندری ۱۳۹۴ھ) ۴۳
۴۴۔ مشکوۃ المصابیح (عربی) مکتبہ اصح المطابع کراچی کتاب العلم ۳۴۰
۴۵۔ البقرہ ۱۲۹ ۴۶۔ ابن عبدالبر التمہید (المکتبہ التجاریہ مکہ مکرمہ) ۵ ۱۱۸
۴۷۔ مشکوۃ المصابیح۔
۴۸۔ ڈاکٹر مشتاق احمد صدیقی تعلیم و تدریس (پاکستان ایجوکیشن فاؤنڈیشن اسلام آباد ۱۹۹۸) ۹۴۔۹۵
۴۹۔ Marriyam Jamila, Islam and Moderism, p24, Sant Nagar, Lahore 1986
۵۰۔ سید قطب نقوش راہ (مترجم عنایت اللہ سبحانی) البدر پبلیکیشنز لاہور ۱۹۸۱۔
۵۱۔ آل عمران ۱۳۹۔